جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

تالیف گوہر درج ابہت شوکت نیر برج صولت و عظمت نواب آصف یاور الملک آصف یاور الدولہ برقرار جنگ میر وزیر علیخان بہادر دام اقبالہ

رسالہ

ہدیۂ موحدین

۱۳۰۸ھ

بنظر افادہ اہل اسلام و درویشان طلبۂ علم کے لئے بکمال ہمدردی حیثیت چھپے

مطبع عزیز دکن باہتمام محمد رفیع الدین طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد کردگار و نعت احمد مختار و مدح آل اطہار و اصحاب کبار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تسلیما ضمیر انصاف پذیر حضرات ناظرین پر واضح ہو کہ سابق میں ایک رسالہ خزینۃ الاسرار اعتراض مین رسالہ سفر در وطن کے مشفق مہربان منصف مزاج والامناقب خیراتی صاحب فرزند ارجمند رشید ... صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تالیف فرمائے تھی۔ بیٹے بہ لحاظ فہمائش جوابات اوسکی معہ تشریح رسالہ سفر در وطن جو مصنف سفر در وطن سے تحقیق کیا تہا اور نکات و اشارات سماعت کیا تہا معہ براہین و اسناد و ارشادات اولیائے کرام کے تحریر کیا تہا اور نام اوس مجموعہ کا سلطان سخن فی

تشریح سفر در وطن رکہا تا معترض صاحب طول عمرہ کے خاطر اقدس مین آوے
چنانچہ فضلائی و ہر کملائی عصر حیدر آباد شہور نواح دکن ہندوستان اور جملے
بلاد اکناف ہندو پنجاب و کشمیر وغیرہ اور مکہ معظمہ مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً
مطالعہ سی دونون رسالہ گذرے بخوبی معنی کو پائے تحسین نامہ لکہی۔ الا
ایک معترض صاحب طول عمرہ ہرگز ہرگز اپنی کم استعدادی نافہمی کوتاہ نظری کا
علاج نہین کرتے اپنی اعتراض پر قایم ہین نہ جوابات کے براہین پر غور
فرماتی ہین نہ بزرگونکی ارشاد کو خاطر مین لاتے ہین غرض اپنی شکایت سے
بی غرض دوسرے کی حکایت سے دستور ہر زمانہ کا جب کوئی سوال کرتا ہے
کسی پر اور ادنی جواب یا سایل دس جواب کو غور کرتا ہو اگر موافق آیات و حدیث
اور قول اولیائے کرام کے ہو تحسین کرتا ہو اور اگر نہ پاوے اور جوابات کے
مضمون معترض ہوتا ہو کہ مطابق نہین ہو اوس سوال کے یہ معترض صاحب کا
دماغ اعلیٰ ایسا ہو کہ دوسرا ہزار کہا کرے سنتے نہین اپنے قول پر ثابت اسکا
علاج کس کے پاس ہو کوئی کیا کرے گا چنانچہ ورینولا معترض صاحب زاد قدرہ
کے تعلیم یافتہ مرید رشید حقایق آگاہ انصاف پناہ سید رضا شاہ حیدر الحیدر بادی
سیاہی نے ایک رسالہ موسوم بہ ہدیہ ملاحدین تالیف فرمایا جس مین

دونون رسالہ سفر در وطن اور جان سخن پر اعتراض تحریر ہے اور عقائد اپنی
معہ کلمات نا ملایم تسطیر ہے سچ ہی مرشد حمید کے سمجھ مین اگر آتا - مرید رشید کو بھی
بہرہ ہوتا - مرشد نہین فرمائے اب یہان کیونکر کہین گے - حق و ناحق صحت
و غلط سی علاقہ نہین فقط بناء نہین کے گلوگیر ہوئی ہے خود فرماتے ہین ہیرکا
کفر بالکل کا اسلام ہے یہ بھی ایک لطیفہ ہے القائل تکفیہ الاشارہ مرشد حمید سخندانی
مین فرد انتخاب تھی - مرید رشید منصف مزاجی مین لاجواب نکلی حق ہی اچھون کے
اچھی ہوتے ہین سکے آفتاب دیگرے ماہتاب سے

وزیری چنین شہریارے چنان ✤ جہان چون نگیرد قرارے چنان

یک شد دو شد - اول فقط شیخ یکتائے زمانہ تھی اس کمال مین کہ دوسر کیے
نہ سُنی آپ کہتی رہین اب مرید دنکے اونسے زیادہ صفت مذکورسے موصوف
ہین اب کیا مجال ہی کسے کا جو جواب دیگا سے

دو دل یک شود بشکند کوہ را ✤ پراگندگے آرد انبوہ را ✤

پس اس نیاز مند ایزدی میر وزیر علی نے چند علمائی کرام مشایخان عظام او
امرا اعزا فاضلا جوگیان بیراگیان گوسایان کو جمع کیا او چند اطفال نابالغ
خوش الحان کو کہا کہ تم اہل محفل کو ہدیہ ملا صدین پڑھ کر سناؤ پس وہ محفل مین بیٹھا یا

جو علمائے کرام ومشایخان عظام نے فرمایا اور گوسایان جوگیان جو کچھہ جواب دیئے ہین اور بعض نکات ولطیفہ مصنف سفر در وطن نے بھی اس بحث مین جو فرمایا اس نیازمند نے جمع کرکے تحریر کیا اور نام اس مجموعہ کا ہدیہ موحدین رکھا امیدوار الناس ہی جمیع اہل اسلام سے خصوصاً فقراسے علی الخصوص سرگروہ فقرا جو اس زمانہ مین ہین بغور مطالعہ فرماوین نفسانیت کو دور کرین آپسمین متفق ہوکر اگر موافق قرآن شریف واحادیث اور مطابق ارشادات حضرات سلف وچہاردہ خانوادونکی یہ کلام ہے عمل کرین سُنت نبوی کے پیرو رہین اس نیازمند کو دعائی خیر سے یاد کرین اسی غرض سے تحریر کیا کہ اگر سرگروہ آپسمین ایکدل ہوکر عمل کرین اور فقرا جو ہوی ہین اور ہوتے جاتے ہین مانند شریعت کے احکام کے اونکو تعلیم کرین ہر آئینہ عین رضامندی اللہ جل شانہٗ کی اور جناب سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل کرکے جزائی خیر دارین مین پاوین۔

عبارت ہدیہ ملاحدین

زبانی اطفال نابالغ خوش الحان

بعد حمد وثنا کی اور نعت خیرالورا کے یہ فقیر حقیر سید ضاء اللہ شاہ حیدرآبادی

کہ چنداوراق رد کرنے مین سفر در وطن و رجال سخن کے لکھتا ہو سُنا چاہیے یہ ہماری شیخ نے جو رسالہ خزینۃ الاسرار لکہی تہی چند دنیا داران ناقص فہم ادسی کیا جانتی ہین کرگے والون کو لنگوٹے والونکی فقیرے سے کیا خبر ہے ۔ الی آخرہ

ہدیہ ملاحدین زبانی اطفال نابالغ

چہار ہیر چودہ خانوادون کے فقیرو نمین یہ بات مشہور ہی ہیر کا کفر باکی کا اسلام ہی اور اس ہند مین قادریہ چشتیہ سہروردیہ سادہو شاہی بہلول شاہی ارزان شاہی مقیم شاہی الف اللہ شاہی جتنے ہین ان سب کا طریقہ ہے فقیر بناتی وقت داڑہی مونچہہ منڈواتے ہین اور حال بجہاتے ہین سجدہ لیتی ہین آواز کرتے ہین کہ ہوا ہیران سب کا طریقہ جُدا ہے اور عشق ہی الگ ہے ۔

ابیات

سجدہ روا مُرید پیر کو کر بولتے ہین جن	دیکہا ہو نہین وہ اتقیا اند رشمائل کی مگر
رکن عماد الدین نے لکھتی ہین از روئے شرع	سجدہ تحیت کا روا گیا نہیں جگہ اور یہ
امت نبی کو کرو اور بہی مرسلین پیر کو	رعیت شہنشاہ کو کرتا باپ کو کرتا ہے

صاحب نین باندے غلام کرتا ہی سجدہ صبح و شام	رخصت ہے ان پانچوں میں صبح وقت اوپر سبز
سجدہ تہا اگر روا تو کیونکر آدم کو خدا	جن ملک سب تمام سجدہ کرو کرتا امر
قصہ خدا قرآن مین ہوا محمد کے سنگات	یوسف کی تیئں سجدہ کئی ماباپ بہایان یکدگر

حدیہ ملاحدین زبانی اطفال نا بالغ خوش الحان

کوتال بنو مین قادر لنگا کا چوک ہی شیر کے پوست کا دستر خوان بچہاتی ہین اور کئی طرحکی سمیات اور نشہ کئی طرحکے لاتے ہین سجادہ وہان کا پیالہ شراب کا لیکر سر گروہونسی پلانا شروع کرتے ہین بعد سمیات کہلاتے ہین پہر دستر خوان مذکور پر کہانا کہلاتے ہین بے پیر کے منہ مین لقمہ نہین جاتا۔ آزمایش یہی ہی۔ گرگی والونکو لنگوٹی والونکے فقر سے کیا خبر ہے قولہ نحن اجہل من البہم شیر خدا کے فقیر گلی مین زنار کان پر ڈالتے ہین اور چوٹ مانند ہندو کے رکہتی ہین اگر کوئی فقیر اوسنسے تکرار کیا تو کہتی ہین ہمارا آقا دیول مین ہی ہم رندان ہند ہین یہ ہمارا طریقہ ہی تو تم کیا ان سب کو کافر کہو گے رہبر اونکا شیطان ہی ہم تو اونکو اپنے مرشد کے شان سمجھتے ہین الی آخرہ

جواب علما و مشایخ

علمائے کرام مشائخان عظام نے فرمایا سچ کہو یہ کسی مسلمان کا قول ہے کہ سراپا مخالف عقائد اسلام و اجماع مشائخ کا ڈدل ہے۔

اطفال نابالغ

اطفال نابالغ نے کہا چہ خوش آپکا ہوش کدھر ہے یہ وہ مسلمانون کا قول ہے کہ اسلام وکفر کا طریقہ شریعت وطریقت کا نکتہ سوا انکی اس زمانہ مین کوئی واقف نہین ہے شاید سلف مین ہونگے مگر اب کوئی مانند انکے عارف نہین ہے۔

قول علماء مشایخ

علمائے کرام ومشایخان عظام نے فرمایا تم لوگون نے اوسکو کامل فقیر ٹھیرایا ہے جو مخالف کلام اللہ کا ہے اور جو دشمن شریعت رسول اللہ کا ہے صلی اللہ علیہ وسلم جو حرام کو حلال جانتا ہے اور جو شرک کو توحید کفر کو اسلام پہچانتا ہے اور جو پابند احکام الٰہی پیرو سنت رسالت پناہی ہے تمہارے پاس ناقص وبے اعتبار ٹھیرا ہے۔

اطفال نا بالغ

گر ٹگی والون کو لنگوٹی والون کے فقرے سی کیا خبر ہو۔

قول علما و مشایخ

علمائی کرام و مشائخان عظام آبدیدہ ہوئے نہایت ملائمی و دلجوئی سی فرمایا
ای عقل کے دشمن مخالفان اسلام آپسمین ظرافت کرتے ہین دیکہو مسلمانون کا
مذہب کیسا ہو ایک قرآن پڑہکر سناتا ہو کہ شراب نجس العین ہو گناہ کبیرہ ہی
اسکا استعمال کرنا اگر پارچہ پر گرے چرکین سمجہکر دہو ڈالنا۔ اور دوسرا
کہتا ہو کو تال بنو کا سرگروہ شراب کے کٹورے خود بہر کر فقیرون کو پلاتا ہی
اگر قرآن کو سچا جانتی ہین فقیرون کا قول و فعل جہوٹا ہوتا ہے۔ اگر فقیرونکے
قول و فعل کو سچا سمجہتی ہین قرآن جہوٹا ہوتا ہے۔ ای مسلمانون سوچو غفلت
دور کرو کیا مزہ کے بات ہو یہ بھی ایک وقت آیا ہو کہ مسلمان خود دشمن
اسلام کے ہوئے ہین دیندار خود دین کے احکام باطل کرنے کو بیٹہی ہین تا
جب مسلمانونمین یہ نوبت پہونچی مخالفان اسلام کو موقع ہاتہہ آیا حکومت

دشمنان اسلام کے قبضہ مین ہو گئی اور مسلمانون سے جاتی رہی جب
حکومت گئی سامانِ ذلت وخواری کا جمع ہوا یعنی کوئی دقیقہ رسوائی
وخرابی ومایوسی کا باقی نہ رہا۔ مگر طرفہ لطف یہ ہی کہ مسلمانون سی حیا وحمیت
وحرارتِ اسلام ایسی کچہہ کنارہ کے ہے کہ امتیاز ذلت وخواری کا نہ رہا
برعکس وسکی روز بروز نفاق ونفسانیت کو ترقی فراوان ہے اتفاق سے
گریزان نہ لحاظ حکم خدا نہ پاس شریعت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
نہ آداب علمائی کرام ومشائخان وپیلی لا احترام ہے عمدًا جو جی مین آیا کہنے لگے
جو روبرو آیا کہاتے ہین نہ لقمۂ حرام کا تمیز نہ کلمۂ کفر کا لحاظ رہا حق وباطل سے
علاقہ نہین غرض یہ ہی کہ ہمارا سخن بالا رہے باوجود خود بھی جانتے ہین
اپنے قول وفعل کو کہ سراسر کفر وحرام ہی مگر جو شخص ناصح ہوا اوسکو کسی طور عاجز
کرنیکی فکر یہ تمام تاثیر سکر کے ہے ایک حکایت ہی کہ ایک بادشاہ تہا اوسنے
چہار محل بنایا ایک مین بت بٹہلایا دوسرے محل مین ایک طفل کو رکہا تیسرے
مکان مین ایک فاحشہ کو کہڑا کیا چوتھی مکان مین شراب رکہا ہر ایک کے پاس
لاکہہ روپیہ بہی رکہا اس شرط پر جو بت کو سجدہ کرے وہ طفل کو ذبح کرے
یا فاحشہ سے زنا کرے یا شراب پیوے لاکہہ روپیہ دست کرے کوئی منع کا

گذرہوا وسنی دیکھا بت کو اگر سجدہ کرون ایمان جاتا ہی طفل کو ذبح کرون
خون ناحق گردن پر ہوتا ہی زنا کرون تو گناہ کبیرہ مین ملوث ہوتا ہون
شراب پینا بہتر ہے نشہ چند ساعت مین اوتر جا دے گا۔ پس اوسنے شراب
پلیا بمجرد نشہ ہونے کے زنا بھی کیا نشہ کیحالت بین طفل کو بھی مارا بت کو
بھی سجدہ کیا۔ اے برادر اصل اس شقاوت و نافرمانے کے سکر ہے یہ
جرات تمہاری اللہ اکبر علانیہ حکم خدا کو باطل کہتے ہو اثر نشہ کا ہے اگر نشہ
ترک کردا بھی سوچ پڑتے ہو تمکو حلال وحرام کے کفر و اسلام کے۔

اطفال نابالغ

گر گی والونکو لنگوٹے والون کے فقیری سے کیا خبر ہے۔

قول علماء ومشایخ

علمائے کرام ومشایخان عظام نے فرمایا۔
کہ اے برادران دینی اصل اس شقاوت کے جو تمہاری خوگیر ہوئے ہے
عمداً کمر بستہ ہوئی ہو وہ فعل کرتے ہو جسکو خداے کریم نے تاکیداً منع کیا ہے

شراب کا پینا سجدہ کا لینا داڑھی منڈانا زنار ڈالنا جوتا پالنا یہ -
مسکرات کے ہی کہ حواس قایم نہ رہی جو تمیز تمکو حلال و حرام و امر و نہی کا نہ ہا نہ
ایمان جاوے کا غم ہے تمکو نہ ایمان رہنے کے خوشی ہے یہ اثر سکر کا ہے
لطیفہ ہم پوچھتی ہین حضرات ناظرین سے کہ سجدہ کے رد ہونے مین
قرآن شریف کے دلیل لائے جیتو زنار کی آیت نہ نکالی شراب کے مباح
ہونے مین کوئی آیہ لکہنا تہا جیسے تسمہ تہ بند کے آئیتن یاد کرلیتی ہین اے
برادران یہ آیتہ قرآنکی ہے لاتسمع فیہا لاغیہ اسکے معنی کیا ہی کیا تسمہ کمر سے
باندہو خدانے فرمایا ہی - لن تنا کے معنی تہ بند مضبوط باندہو قرآن مین آیا ہی
دل چاہا تہا تسمہ باندہا اچہا کیا یہ آیتہ کی کیا ضرورت تہی جو یاد کیا تمنے بہلا
اسطرح شراب کی ہی کوئی آیتہ نکالنا تہا حواس برابر ہو وین تو سوجھے
حیوان بیل گہوڑے انکی حواس نشہ مین برابر نہین رہتے سوار کو نہین پہچانتی
جب نشہ ہوتا ہی لکد بازی کرتے ہین منہ ڈالتے ہین انسان نحیف القوی کا
دماغ کیون کر متحمل ہوگا خدا کیواسطی فقط نشہ سے باز آؤ تو حسن قبیح تمہارے
عقاید کا تمکو نظر آئیگا -

اظہار اطفال نابالغ

گرگی والون کو لنگوٹے والون کے فقیری سی کیا خبر ہے -

قول علما و مشایخ

علمائے کرام و مشایخانِ عظام نے فرمایا ہر قوم ہر فرقہ مین ایک کتاب ہے
اور ادمین ایک نبی مرسل مجتہد اوتار بھی ہوا ہی ہر قدم اپنے اپنے نبی اوتار کے
قول پر عمل کرتے ہین جیسی نصرانی یھودی مجوسی بت پرستان ہند وغیرہ
ہین ہر ہر کی کتب علحدہ ہین جو کوئی اونسی تکرار کرے کہتے ہین ہماری کتاب
مین یہی لکھا ہو حضرات ناظرین دریافت کرین یہ فقرا کے کتاب کونسی ہے
اور کلمہ کس کا پڑھتے ہین - اگر تم قرآن کا نام لوگے اور کہوگے ہم کلمہ گو
ہین استغفر اللہ تمکو زیبا نہین دعوے جھوٹا ہو تمہارا تمکو اسلام سے
نسبت کہان رہی کونسا فعل تمہارا موافق قرآن کے ہو تم عمداً دشمن اسلام
ہو اوّل تو قرآن کے خلاف تمہاری قول و فعل ہین دوئم یہ افعال کوئے
پیشوا اسی تمہارے ہوا کیا اور نہ فرمایا جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ و سلم نے
اور آل اطہار و اصحاب کبار و تابعین اور رسلا سل کے اولیای کرام نے
کون درشیخ نے داڑھی منڈائی تھی فرمائی طرفہ ماجرا ہو کہ طریقہ جنکی نام سی

معروف ہین قادریہ سید عبدالقادر جیلانی سے قدس سرہ طریقہ جاری ہوا سچ
کہو سید عبدالقادر جیلانی داڑہی منڈائی تھی یا شراب پیتی تہی یا گانجو بہنگی تھے
یا بندگان خدا سے سجدہ لیتی تھے بیان کرو کسی کتاب مین دیکہا ہے تمنے اگر اونہونے
نہین کیا تم کیون کرتے ہو خلاف اونکی افسوس ہے جنکی کہلانا اونکے روشن پر
نہ رہنا ۔ چودہ خانوادہ چہار پیر دینین کون لنگوٹے لگائے تھی ایک کا نام
تو بیان کرو کون گانجہ پیا کرتے تھی کون کون انہین شرابی خرابی ہوئے ہین
کیا جملہ ملفوظات مین بزرگون کے اپنے آپنے تذکرہ دیکہا ہو استغفار توباہ
کرو توباہ کرو ۔ بڑی غلطی کہاتے ہو اور یہ جہلا فقیر بدبختی سے اب بہی
باز نہین آتے ای برادران کو تاہ بینو کے سرگروہ کے ساتھ کیا تمہارا حشر
ہوگا اور وہ سرگروہ کو خدا توفیق عطا کرے کہ اپنی پیشوایون کے روش پر
قایم رہین ای برادران تم نے ہدیۃ الملاحدین اپنی کتاب کا نام رکہا بیشک
ہدیہ ملاحدون کا ہی تمنی کوئی مسایل و حقایق عرفان کے بیان نہ کیا تم نے
کہین سُنا بھی ہوگا کہ پیر دستگیر یہ کام نہین کرتے تھی سنو جب درویشے
ایسی ہین ہے جناب پیر دستگیر اگر یہ فعل نہین کیے ہین درویش نہ ہوئے
تمہاری قول سے اگر وہ درویش ہین تم درویش نہین نہ کتاب اللہ سے

قول شیخ حسنی - اگرچہ سرگروہ قریب و بعید کے تحریراً تقریراً فیما بین شورہ
کرین ہمنی بنظر ہدایت آگاہ کئی ہین کہ رواج فقیر بنانے کا موافق شریعت کے
بارہی کرو نشہ کے قسم کہاؤ سم مت کہاؤ سجدہ سوا خدا کے کسی کو مت کرو
یہ کیا قول لائی ہو سند کو ملائک نے آدم کو سجدہ تحیت کا کئی تھی بیشک آدم نے
بھی سجدہ کسی کو کبھی ہین کہین دیکھا ہی سُنا بھی ہے - یوسف کو برادرون نی
جو سجدہ کیا اونکی عظمت و اعجاز تبلایا خدا نے کیا یوسف علیہ السلام نے بھی
اُمت سی اپنی سجدہ لیا کرتے تھی دیکھا ہی تمنے تفسیر مین حیران ہین ہم کہ درویشون
کو کدہر کی غفلت کیسی شقاوت گھیری ہی کہ عمداً جانتی ہین امت پیامبر کو
کری یہ حکم حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو کیون نہین پہچوایا
اصحاب نی کیون نہین سجدہ کیا آجتک کوئی سجدہ پیسر مرید کو نہین کیا
کوئی غلام صاحب کو نہین کیا کوئے رعایا شاہ کو نہین کئی برادرو یہ سجدہ
خاص خدا کی عبادت ہی دوسرے کو شایان نہین بعض کفار مثل شداد نمرود
فرعون وغیرہ سجدہ لیتی تھی فی النار ہوئے سجدہ لینی کے لائق وہ سہے
ایک معبود ہی کہ دایماً باقی ہی سوائے اسکے اسطور کے فقیری اور یہ اسرار معرفت
سلف کی اولیاء کرام کو میسر نہ تھی جو انھون نے سجدہ نہ لیا حکایت

امام جعفر صادق علیہ السلام محفل مین بتبسم کنان رونق افزا تھی دفعتہً رنگ چہرے کا
زرد ہو گیا اشکبار ہوئی اہل محفل نے عرض کے کہ یا امام ہمام آپ ابھی تندرست
بشاش تھے ابھی بیمار کا حال ہو گیا کیا سبب فرمایا مجھی خیال آتا ہی کہ مین اپنے
جد امجد کی نسل مین ہو کر کچھ عمل نہ کیا مبادا حشر مین سامنا ہو جد امجد سے اگر پوچھین
تو میری نسل مین ہو کر عمل کیا تو مین کیا جواب دون شرمندگی سے میرا
یہ حال ہو جاتا ہی سوا اکی خواجہ حسن بصری سی تا حال اولیا جو ہوئے ہین
زہد تقوی عبادت اذکار اشغال دید وادید صحو محو سے واصل حق ہوئے ہین
یا بقول معترض داڑھی منڈائی یا شراب کے کٹوری اوڑائے جٹو بال کر بزرگ
ہوئی حضرات ناظرین ملاحظہ کرین سند کے لیئے کوئی ارشاد کسی بزرگ کا
نہ لائی جنکی طریقہ مین ہین اونکا حال قال کسی سی سنا بھی نہوگا کہ ترقی دین
کے لیئے کسقدر اجتہاد کیئے کہ دین مجسم ہو کر ملاقی ہوا لقب حضرت کا محی الدین
ہوا حکایت خواجہ بہاالدین نقشبند قدس سرہ پاس ایک شخص مرید ہونے کی
قصد سے آیا عرصہ تک مکر جانیکا ارادہ کیا خواجہ موصوف نے پوچھا تو مرید کی
ارادے سی آیا تہا محروم کیون چلا اوسنی کہا مین نے ابھی کوئے کرامت
نہین دیکھی فرمایا کوئی خلاف شریعت بھی قول یا فعل میرے سے دیکھا اوسنی کہا

حاشا نہین فرمایا نادان یہی کرامت ہی لطیفہ جتنی درویش سلف کے تھے
پابند شریعت کی رہی فیض و برکات سی اونکی ہزاروں لک ہا مشرک ایمان لائی
صدہا بتخانہ معبد اہل اسلام ہوئے اب بعض درویش دشمن شریعت دیکھی ہین رفتہ رفتہ
یہ نوبت ہوئی اسلام کی کہ قہر خدا سی حاکم دشمن اسلام ہوا حضرت ناظرین غور
فرماوین کہ چار ابرو کی اصطلاح جو فقرا مین ہی ہمنی مصنف سفر در وطن سی
استفسار کیا فرمایا لطیفہ یہ لفظ اصطلاحی ہین اجہلون نے نہ سمجھا جیسی واعظ نے کہا
خرگوش حلال است ش خرا حمقون ذکہانے لگی وہ مثل ہوئی ۔ اصل یہ ہی ابرو
کہتی ہین بہون کو جو دونون آنکہون پر کمان کے مانند بال ہوتے ہین چار ابرو
کہان ہین تمنے داڑہی موچھ کیا سبب منڈوائی اصطلاحی لفظ ہی مراد چار ابرو سی
اول حرص زر ۔ دوم شہوت سوم ناموس ۔ چہارم حب جاہ اسکو دلسی
دور کرنا یعنی دلکو صاف کرنا اور کتنا یہ چار ابرو کی صفا سی لطیفہ اول شریعت
جو حضرت نی فرمایا دوم طریقت جو حضور نے عمل کیا ہی ۔ سوم حقیقت جو حضور نے
دیکہا ہی ۔ چہارم حقیقت الحقیف جو حضور نے چکھا ہی یہ چار درن مدارج کو حاصل
کرنا تب فقیر کامل ہوتا ہی اجہلون نے داڑہی کے معنی ابرو کے سمجھا موچھ کو
ابرو ٹھیرایا اور مراد لنگوٹی لگا لنے سے قناعت ہی کہ ستر پوشی کے سوا فوق لگ

پارچہ ملا فقیر قانع رہا زیادہ ہوس نہ کیا یہ مطلب تہا کہ اگر خدانے پارچہ دیا ہی
خواہ نخواہ لنگوٹی لگانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہی کہ لنگوٹی سے نماز نہین ہوتی
چونکہ رسم کفار ہی یہ سجدہ شیخکو کرنے سی مراد شیخکے روبرو وسر فرو کرنا یعنی ہدایت
کو شیخکی تسلیم کرنا جو کچہہ ارشاد شیخ کا تہا سرپر رکہنا یعنی صدق سی بجا لانا زمین پر پیشانی
ملنا انسان کے روبرو ساجد و مسجود دونون کفر مین ملوث ہوتے ہین ای فقرا
ہم سمجہگئی یہ باتین تم بہی جانتے ہو مگر مجبور رہو کر کرتے ہو چونکہ کثرت سے رواج
ہو گیا ہی سمجہکر موضع بموضع شہر بشہر یہ فعل مذموم مروج ہوا ہی اب چلتا نہین
معاملہ اگر کرنے جاؤ چونکہ نان و قلیہ بند ہوتا ہی ہم اسمین مصلح ہوتے ہین اگر تم
سعی کرو تو نیکنامی ہی تمہاری اور نان و قلیہ بہی ملتا ہی ہماری تحریر کو سب سرگروہ
فقرا کو بتلاؤ اتفاق سی تحریرا تقریرا قایم کرو اس امر کو کہ آج سی موقوف
داڑہی مونچہہ منڈانا نماز پڑہا کرین مشغول بحق رہا کرین کسب حلال سی کہا دین
گوشہ سنبہالین پاس انفاس کہا کرین یعنی غافل یاد حق سے نہ رہین یعنی دید حق سی
روی زمین پر یادگار رہیگا لوگون کا رہجا دیگا کہ فلان درویشون نے
اتفاق سی پیا احکام شرع کو رواج دیا ای فقرا سچ کہو اگر تم داڑہی نہ منڈاؤ لنگوٹی
نہ لگاؤ بہنگ بمیات شراب پیو سجدہ نہ کرو تو تمہاری معرفت و حقایق اسرار مین

کچھہ نقصان نہو گا بلکہ ترقی ہوگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمسے راضی ہونگے قیامت تک تحسین تمہاری روح پر ہوتی رہیگی ۔

اظہار اطفال نا بالغ

گڑگی والون کو لنگوٹی والون کے فقیری سی کیا خبر ہو ۔

اظہار اہل محفل

واضح ہو کہ جب علما و مشایخ کہتے تھے ساکت ہوگئے ایک برہنہ بادرزاد اگر کہڑا ہو گیا اور اشارہ کیا طرف قاریان ہر بہ ملاحدین کے کہ صورت بہ بین حالت میرس پکارا ای لنگوٹی مین رہنے والو نکلو باہر کب تک رہوگے لنگوٹی مین ایمان سی کہو پیدا ہوتے وقت لنگوٹی کہان تہی ولیہا ہو جیسی پیدا ہوا ہی جیسے کا ویسا ہی ہی برہنہ آیا یہان عدم سی برہنہ یہان سے چلا عدم کو ہنہ توسے کا فورمین نے سونگہی نہ انکو لگا کفن کا ۔ تنکی عریانی سی بہتر نہین دنیا مین لباس ہہ یہ وہ جامہ ہو کہ جسکا نہین سیدہا والٹا یا ای لنگوٹی مین رہنے والو تم آزاد کیو نکر ہوئے سنو جو اثر کل مین ہی

وہ ہی اوسکی خبر دہین بہی ہوتا ہی جیسے آتش کا اثرا خگر مین رہتا ہی لنگوٹی ودداشت
پارچہ کو کہتے ہین دنیا کے اسباب سی ہی قلیل ہو یا کثیر اسباب دنیوی سی ہے وہ تم سے
دور نہ ہوئی کہ تم آزاد کیون کر ہوئے دیکہو آزادی ہماری پکارا صورت بہ ہین
حالت میپرس۔ اتفاقاً ایک خواجہ سری بہی ادسی محفل مین پیدا ہوا یہ گفتگو سنکر
وہ بہی سامنا باندہا منہ پرسے ہاتہ پہیر کر پکارا دیکہو چارابرو کی صفا لیکر یہ قدرت سے
ہم پیدا ہوئے ہین ازل کے مونڈے منڈائے ہوئے ہین فقیر مادرزاد ہم ہین
تم ادہر منڈاتے ہو پہر کہوٹے نکلتے ہم یہان کیا ہی صفا صفا جیسے شلجم چہلا ہوا ۔
مصفا۔ نہ عورت نہ مرد ابہی تکرار تمام نہ ہوئی تہی کہ ایک شرابی حاضر ہوا اوئیم الخمر
منہ مین مکہیان گہومتی تہین پکارا جہان ہم ہین وہان کوتال ہنو کا چوک ہے آؤ
مقابلہ کرو فجر سے شام تک خُم خالی کر دیتا ہون دیکہو کیسے کامل فقیر کا دیکہنے والا
ہون کیسی شراب تیز ہو پی جاتا ہون کوئی شرابی ہمسر نہ ہو سکا کون سا فقیر شرابی
ہو مقابلہ کرے جب قی کر کے نشہ مین پڑا رہتا ہون کتے منہ چاٹتے ہین تو خبر نہین
رہتی۔ یہ کہہ رہا تہا کہ اور ایک نشہ باز پیدا ہو اپکارا کون فقیر ہے آدہ سیر سنکہیا
کچلا لاوسم الفار لاو تو تو دسنی کہا لیتا ہون تنبا کو بوزہ تو شیر مادر ہے ہضم کرنیوالا
شکم مین اور ہی کر لیتا ہی جب یہ مکالمت رہی اطفال نابالغ متوجہ ہوئی طرف

جوگیان جنگمان گوسائیان بیراگیان کے کہا ہی لوگو مسلمان منعز کہا گئے کمبختون کو
فقیری معلوم نہین کوئی قرآن حدیث لاتا ہی کوئی خدا کا ڈر تبلاتا ہے فقیرون کو
کیا علاقہ رہا تم سنو ہدیہ ملا حدین پڑہکر سنایا سب نے سُنکر سر جہکا لیا جملہ بیراگے
گوساین جنگم پکاری بیشک کیسی کامل کا کلام ہی ہم لوگ فقیر بناتے وقت ایسا ہی بتاتے
ہین لنگوٹی چہال کی لگا لیتے ہین - پوست ہرن کا یا شیر کا بچہا لیتے ہین وہ ہی
چلتے وقت پشت پر ڈال لیتے ہین دنیا کا پارچہ تک نہین لیتے ہین اور سجدہ گرو کو
کرتے ہین چہاڑ کو پہاڑ کو درند کو پرند کو خزند کو کرتے ہین پانی کو آسمان کو کواکب کو
سجدہ کرتے ہین شراب تو پیدا ہوتے وقت تبرگا جرعہ پلاتے ہین بغیر شراب کے
حلق سے لقمہ نہین اوترتا کچلہ سیر دن سے سم الفار تولون سے کہا جاتے ہین افیون
سنبک کا بچہ بوزہ تو ارزان ہی ہمارے پاس خم کے خم صرف ہوتے ہین کرامت
ہماری ظاہر ہی چل سینڈ شیشہ سارسل کے کانٹے نکل تے ہین پہر امانت اوگلتے ہین
آتش کی ڈلی حلق سے اوتارتے ہین - پہر براز کی راہ سے امانت نکال دیتے ہین
گرم تیل چہڑک لیتے ہین سمیات مسکرات بغیر زیست محال ہی کہا نامت وو صبر
کرینگے نشہ بغیر دم نکلتا ہی - داڑہی موچہہ تو گہر کی کہیتی ہے بارہ اصاف بارہا
آغاز چمٹا پاس رہتا ہی کہوٹی بڑہنی نہین دیتے آئینہ ہاتہہ مین رہتا ہے

یہی شغل کا سامنا ہی ۔ جب ابرو مژگان ریش وبروت صاف کرکے چشمک زنی
کرتے ہوئے آئینہ دیکہتے ہین ماشاء اللہ کیا پوچہنا انسان کے سوا اور ذی روح
سی مشابہت اپنی پاتے ہین اپنے مین آپ مسکراتے ہین پہر ون اس شغل مین محو ہوجاتے
ہین ۔ وجود تو نخل مشرب کی بیخ ہی تاو سی نمایان ہی زنار رگ ایمان سے ہے یہ
مسلمان غریب بے علم ہمارے دام مین آتے ہین معتقد ہوتے ہین تو ہم اپنے
طریقہ کی تعلیم کرتے ہین ایک بستی کا رہنا ہماری خدمت کرتے ہین تو شفقت سی
اپنا طریقہ عطا کرتے ہین اور نکتہ بہی جسنے سکہلایا ہی مثلاً آگ مین آگ پانی مین
پانی خاک مین خاک ہوا مین ہوا جو بعد مرگ جانتے ہین ہمارے شاشتر کا عقیدہ ہے
زنکار نرکن بہی شاشتر کے الفاظ ہین مسلمان غریب فقیر لنگوٹی یا رچہ کی لٹکا لیتے
ہین داڑہی موچہہ بہی ایکبار فقیر ہوتے وقت منڈاتے ہین شراب بہی قلیل
پیتے ہین مسکرات سمیات بہی کم کہاتے ہین سجدہ فقط گرد کو اپنے کرتے ہین اسکا
مطلب یہی یعنے لایق ہین برخوردار ہین ہمارا ادب کرتے ہین تا ہم سی برابری
نہو یعنے فرق رہی استاد شاگرد مین بہرحال ہماری سنت پر چلتے ہین نام لیوا
ہین ہمارے مخالف سی عداوت رکہتے ہین کوئی ہمکو برا کہکر دیکہی اوس سے
جہگڑتے ہین تحریراً تقریراً مقابلہ کرتے ہین یعنے نمک حلال ہین ۔ ورنہ ہم

مسلمانون کے مذہب سے خوب واقف ہین جو کام بت پرست کرتے ہین اوسکے خلاف
عمل کرتے ہین اوسی کو اسلام کہتے ہین لنگوٹی سے نماز درست نہین کہتے ہین سجدہ
سوای خدائے لم یزل کے دوسرے کو نہین کرتے جنکا کلمہ پڑہے اونکو نہین کہئے
اب وسی بہتر کون ہی جو کہ ننگی تصویر کاغذ کی کو دیوار پر یا چہت پر ہو تو سجدہ
نہین کرتے سرنذر کر دیتے ہین سجدہ تو کیا پشت خم نہین کرتے کہتے ہین فانی کو
فانی سجدہ کیا کرے ۔ اور شراب کو نجس العین جانتے ہین پارچہ پر گرے تو
دہو ڈالتے ہین تمام نشہ حرام ہے اسلام مین زنار جٹو کے دشمن ہین پہر کفر و اسلام
مین فرق انہین باتون کا ہی یہ جملہ افعال غیر اسلام کے ہین الحاصل ہمارے پاس
جبتک اس قرینہ سے چیلا نہ بنے اوسکو برت نہین دیتے یہ غریب فقیر جو ہمارے پیرو
ہین یہ بہی بہی قرینہ جاری رکہی ہین نان وقلیہ کو تکنے والے یہی طریقہ اختیار
کیئے ہین ورنہ چوک پر آنے نہین دیتے بعنیر روٹی آٹا گیلا ہوتا ہی ۔ اگر اونمین کوئی
مسلمان شریعت کا ذکر کرے سب مل کر اوسے بلوا کہنے ہین یعنے اوس کا حقہ
پانی بند کرتے ہین حقہ پانی بند کرنیکا دو فرقونمین رواج ہی ایک تو فقیرونمین دوسرے
اور کوئی فرقہ ہی کہ اس وقت نام اونکا یاد نہین یہ دونون فرقہ والے
حب تعلیم لیتے ہین اور نشہ وغیرہ کرتے ہین کہول دیتے ہین اپنے مین ملا لیتے ہین

پہر اطفال نا بالغ خوش الحان نے باواز بلند پکارا واہ گوساین جی واہ وا واہ سوجی
واہ واہ بیراگی جی واہ لاکہہ تحسین ہی کرور آفرین ہے تم پر تم لوگ لاکہہ درجہ
بہتر ہین ایسی مسلمانون سے اب مسلمانونمین فقیری نہین رہی اگر ہی تو تم لوگونمین
ہی یا تمہارے سُنے سنائے مؤلف خزینۃ الاسرار و ہدیہ ملاحدین کو معلومات سبے
گرو گی والون کو لنگوٹی والون کی فقیری سے کیا خبر ہے راز و نیاز لنگوٹی مین ہی
مسلمان قرآن حدیث کو رٹتے ہین ورق اندر فرق ارے میان فقیرون کو
ایمان سے کیا کام قرآن حدیث سے کیا علاقہ جو منہ کو آیا کہا لیا حلال و مردار کیا چیز ہے
اور جو زبان پر آیا کہا واہ جوگی جی واہ گوساین جی تم نے آبرو ہماری رکہہ لیجیو
تمہارا سایہ ہمارے سر پر خدا سلامت رکہی تم لوگ ہماری پشت پر ہو مسلمان لوگ
ہمارا کہین ٹہکانا ہی نہین کہتے ہین واضح ہو کہ جب یہ تقریر تمام ہوئی اطفال
نابالغ نے خوش الحانی سے کہا ہدیہ ملاحدین کا درجملہ سناتے ہین سماعت
کرو۔

عبارت ہدیہ ملاحدین بانی اطفال نا بالغ

حق تو یون ہی کہ سفر در وطن نفسانیت سے خالی نہین یا ہمین تفسیر ہی نہ قرآن ہے

نہ حدیث ہی قول سفر در وطن سے
فقط الہام غیبی یہ بیان ہے نہ تفسیر کتابی داستان ہے

ہماری شیخ نے جو رسالہ خزینۃ الاسرار مین لکھی ہین کہ رسالہ سفر در وطن کے مصنف کا تمہید ولی ہے اور عندیات ہی الہام غیبی تحقیق الی آخرہ یہان سے جوابات سفر در وطن اور جان سخن کے لکھنے مین آتے ہین —

ابیات

سن یہ پتلا جو نہ تھا سیکھا ہوا چھینکتے الحمد للہ کیون کہا
انبیا کو اس لیئے بھیجا خدا تا جتا وین قول پھر میثاق کا
کیا وہ ہم روح لا کر بھر دیے کیا وہ ہم مین سات صفتین دھر دیئے
نسبت اپنے حق سی بتلائے ہمین راہ سب نیکی کی جتلائی ہمین
علم ذاتی ہی ہمین اے بدگمان آیت اللہ پر رکھا نقص و زیان
علم ذاتی جو نہ تھا آدم کے ساتھ کیون کیا عیسیٰ نے گہوارہ مین بات
اور زلیخا نے جو یوسف سے کہا کیون گواہی طفل کی حق نے دیا
تھا کہان تمکو شعور اے بے شعور ان ہی باتون سے پڑے ہو دور دور

حق تعالی نے کہا ہے آشکار
فالہمہا فورھا و تقواہا پکار ہے

یعنے الہام کیا مین نے آدم علیہ السلام کو نیکیون سے اور بدیون سے الہامات غیبی اولیا انبیا کو سچہ ہے اور تمام خلایق کو الہامات بہت شر سے اور تہوڑی خیر سے۔

قول علما و مشایخ

علمائے کرام مشائخان عظام نے فرمایا۔ خامہ زبان زبان خامہ سے صفحہ اظہار پہ تحریر و تقریر کرنے کے لیئے ظرف وسیع درکار ہے اسکو استعداد علوم عقلی و نقلی و کشفی سے سروکار ہے انسان کو لازم ہی کہ بات ایسی کرے جو علما فضلا عرفا کے پسند خاطر ہو اور سیاق سخن سے مطابقت نسبت و براہین قرآن مجید و حدیث شریف سے ملتی ہو۔ ورنہ وہ بہی کوئی بے اصل بات ہے جو زنگی کی گواہی صیقل گر صقل کرکے زنگیر۔ پیر کا مزبالکی کا اسلام۔ بالکی کا جنون پیر کے لئے فنون اہل اسلام کو ایسی خرافات سے کیا کام ہے سوچو تو خدا تعالے خود فرماتا ہے فالہمہا فجورہا و تقواہا اسکے معنے جان کر بہی اگر منکر ہو وہ منکر خدا کے کلام کا ہے

نہ اہل اسلام کا ہی واضح ولایح ہو کہ اگر کوئی مومن بیان کرے تحریراً یا تقریراً
کہ مجھی ہاتف نے خبر دی غیب سے یہ حکم ہوا کوئی کتابی بات نہین یا خواب بیان کیا
کہ آسمان کے قریب چلا گیا۔ یا مراقب تہا عجیب و غریب واقعہ پیش ہوا اہل اسلام کا
قاعدہ ہی سچہ جانتے ہین خواہ وہ شخص عالم ہو یا جاہل مگر جانتے ہین خدا سرفراز
کیا ہو گا کیا عجب ہی ہم نے رسالہ جان سخن مین لکہہ چکے ہین کہ شہد کی مکہی کو
خدا پاس سے الہام ہوتا ہے صد آفرین ہے ایسی نفسانیت پر
ہزار رحمت ہے ایسی فراست پر ظن المومنین خیرا جب کوئی درویش
اہل نسبت بیان کرے کچہہ حال بغیر تحقیق بے مکالمت و مجالست کے منکر ہونا
بے علمی کے سوا جادہ شرفا نہین سفاہت کا غلبہ کہتے ہین سوچو مشکل کیا بات
تہی ایسا کونسا ادق معما تہا صاف گفتگو ہی کہ اکثر کتب عربی کی تفسیر فارسی مین
فارسی کی ہندی مین کیے ہین یہ کوئی تفسیر کتابی داستان نہین ہی فقط الہام علیم
یہ بیان ہی یعنی آمد ہے آورد نہین اور یہ جو لکہا ہے تمام خلایق کو الہامات
بہت شر سے اور تہوڑی خیر سے غنیمت آخر ثبوت ہوا تہوڑا کافی ہی معترض
خود مقر الہام کا ہو کر اسیر عند بات ارشاد ہوتا ہے واہ رے بدگمانی اور
نفسانیت وحسد کیا کام آیا آخر خود رسوائی ہوئی منکر کلام حق کہلائے۔

واضح ولایح ہو کہ مضمون ابیات کا باقی رہا فرماتے ہین آدم نے چھینک کر
الحمد للہ کہا عیسیٰ نے گہوارہ مین بات کی اور بچہ نے یوسف کی پاکدامنی پر گواہی
دی اے معترض صاحب خدا آپکی عمر دراز کرے انصاف عطا کرے عقل مرحمت کرے
نشہ کو ترک کر نیکی ہدایت دے تا آپکو مضمون کلام عارفانہ سمجھہ پڑے اے بزرگ
اسکو الہام کہتے ہین معجزہ کہتے ہین علم ذاتی نہین علم خود صفت ہے خیر اگر علم ذاتی
ہوتا ہر طفل پیدا ہوتے ہی چھینکتا ہی الحمد للہ کیون نہین کہتا ہے معترض صاحب
بھی تو بچہ تھے اب بڑے ہوئے پوچھین کسی سے کہ پیدا ہوتے ہی چھینک کر الحمد للہ کہا تھا
یا نہین اور کوئی بندگان خدا سے دریافت کرین کہ کوئی بچہ پیدا ہو کر الحمد للہ
کہا یا گہوارہ مین باتین کی جب مخصوص وہی تین صاحبون کے لیئے تھا
یہ امر اونکا معجزہ تھا اور اونکو الہام ہوا تھا واضح ولایح ہو کہ انبیا کی شان مین
یہ بے ادبی بدگمانی نشہ کا غلبہ بے علمی کا تقاضہ پہلو سخن کا معلوم نہین جو
سوجھی کہدیئے ہے

کیا وہ ہم مین روح لاکر بھر دیئے ٭ کیا وہ ہم مین سات صفتین وہ بھر دیے

یہ عقیدہ غیر مقلد کا ہے انبیا مین حضرت بھی ہمارے شامل ہین حدیث ہے
انا من نور اللہ تعالیٰ وکل شئی من نوری لولاک لما خلقت الافلاک ہے

تو اصلِ وجود آمدی از نخست　　دگر ہرچہ موجود شد فرع تست

شان مقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود اول برزخ البرازخ حد فاصل مابین ذات حق وخدائی اصحاب شریعت ارباب حقیقت کا اتفاق ہی کہ ذات مقدس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باعث ایجاد عالم ہی اور غیر مقلد کہتے ہین فقط ہمارے مین انبیا مین فرق یہی ہے کہ وہ حکم خدا کا ہمکو پہچائے ہین گویا ایلچی ہین معترض صاحب کا عقیدہ غیر مقلد کا ہی جو طعن سے کہتی ہین کیا وہ ہم مین روح لاکر پہیر دیے جزاک اللہ آپ وہ شخص ہین کہ انبیا پر ہاتہ صاف کر سکو نہین چہ کا ہم امتی کا کہان ٹہکانا آپ پاس لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اطفال نابالغ

ابیات سلسلۃ الذہب۔

معنی لا الہ الا اللہ	این بود پیش عارف آگاہ
کانچہ خوانند شر کانش خدا	گرچہ باشد ز فرط جہل و عمی
نیست آن در حقیقت الا حق	کہ بود عین ہستی مطلق

اور جو فقیر ہو کر ان بزرگونکی اقوال کا قایل نہین وہ فرعون بے سامان ہی

اوس کا رہبر شداد ہامان ہو۔ تو اندر بت نہ بینی حق پنہان بشرع اندر
نخوانند ت مسلمان ۔

قول و عملہا یخ

علمائی کرام و مشایخان عظام نے فرمایا یہ عبارت خزینتہ الاسرار مین لکھہ چکی
تھی ہمنی اوسکے کیا کیا جواب دیے ہر آئینہ حضرات ناظرین ملاحظہ فرمائی ہونگی
ہمارا جواب برابر ہی یا اوسمین نقص کچھہ نہ فرمایا پہر وہی باتین موجود ہین۔
حضرات ناظرین انصاف سی فرما دین جب مشرکون کا عقیدہ معترض صاحب
طول عمرہ کو پسند ہی نام اپنا مانند مشرکون کے کیون نہین کہتی خود دیوان مین
جاکر پوچھا کیون نہین کرتے حضرات ناظرین غور فرما دین یہان تعریف
مشرکون کی کہان ہوئی بلکہ مذمت فرماتے ہین ؎

گرچہ باشد ز فرط جہل وسمے

یہ دو لفظ کسقدر مضموم ہین عمی وجہل کہتی ہین اور دوسرے بیت مین جو
مضمون ہی وہ صفت ہی عارفون کے جنکو توحید کا نتیجہ ظاہر ہوا بہر کا مکاشفہ
حاصل ہوا۔ طرفہ ماجرا ہو معترض صاحب سی پوچھنا پڑا کہ کلمہ کا طفیل [illegible]

یا مشرکی مین فرمای مشرک حق جانکر کرتے ہین یا بت سمجھکر سوا اسکی فرمائی سے

منیت آن در حقیقت الا حق

جو قول ہی قایل یہ کلام کے مشرک ہنی یا مومن اگر مومن تھی پہر تعریف مشرکونکی کب ہوئی اوہون نے اپنا کشف بیان کیا لطف خاص یہ ہے کہ یہ اعتراض کی ناحق برہمن کا تہا برہمن تسلیم کیئے معترض صاحب کو تنگ کیون ہوا۔ دال مین کالا ہی اکثر برہمن تبون کے معتقد نہین کہتے ہین رواج ظاہری عوام مین چلا آتا ہی مگر معترض صاحب کو بت کی شکایت سی رنج ہوتا ہی۔

تو اندر بت نہ بینی حق پنہان۔

سفر در وطن کا اشارہ بتان ظاہر یہ تہا جو بت پرستون کی ہدایت کیلئے فرمایا ہی اور یہ جو بہت ہی بہتر کے بت کی تعریف نہین ہی اصطلاح مین بت تبکدہ مے میخانہ زنار خرابات پیر مغان سی مطلب ورہی آپسی بیان کرنا بے سود ہی علماء عرفا خوب جانتی ہین۔

زبانی اطفال نابالغ خوش الحان

مصنف اکمل نے لکھی ہین کہ آئینہ ہے یہ فکر و تصور جدہرے آیا ہون کدھر

جاتا ہون اور کسی دریا کا قطرہ ہون اور کسی آفتاب کا ذرہ ہون اور یہ حدیث
نبوی ہی جو ایک ساعت کی فکر بہتر ہی ہزار برس کی عبادت سی یہ سب صحیح ہے
اور درست ہی مگر سفر در وطن مین کہین بہی اشارہ ہے اس بات کا اور
ہی تو ایسا کدہر سے آئی تہی کدہر چلی کسلیے آئی کیا کر چلی ظاہر مین مشیخت مآب
صدر صدور رہے۔ باطن مین غفلت یاب مطلب سی کوسون دور رہی۔ یہ
قول ضلالت کا ہی یا ہدایت کا ہی یا تمام خلق اللہ پر ہے یا جنبسے عدیم المثل ملاقی ہوا
اور بہر پہ طعن ہی یا ایسا ہی معنی شعر در بطن شاعر فی المثل ایک نقل یاد آئی۔ کسی
جنگل مین لٹورہ نے ایک چڑیا کا شکار کیا اوسنے اپنے آشیانہ مین لا کہانے لگا
اور یون کہنی لگا کہ میرے سامنی باز اور جری شکرہ کی کیا حقیقت ہی قضارا
شکرہ نے سُنا اوس کے سر پر آگرا اپنا پر مارا۔ لٹورہ نے دیکہا تو شکرہ نظر آیا خوف سے
جان کے کانپ گیا اور کہنی لگا اے حضرت سلامت کیا کوئی اپنے گہر مین بیٹہکر باتین
نکرے۔ یہ وہی مثل ہی خزینۃ الاسرار کے جواب لکہنی مین عاجز ہوئے تو کہنی لگے
مین سالکون کو اشارہ کیا ہون۔

	علما و مشایخ	

علمای کرام و مشایخان عظام نے فرمایا جب کوئی کلام مجمل مقفا ہوتا ہے تا انہون نے
سمجھہ مین آنیکی لیے خود متکلم و مصنف یا کوئی دوسرے ذیعلم اوسکی شرح بتفسیر لکھتے
ہین اور شرح مین آیات و حدیث و حکایات و تمثیلات قول مشایخ لاتے ہین تا
فہمایش پوری طور پر ہو ویسے موقع پر معترض صاحب طول عمرہ فرماتے ہین یہ سب
صحیح ہے مگر اوسمین کہان ہی یہان ایک حکایت یاد آئی ایک شخص عقل سے معذور
بصر کا مہجور کسی عالم سے پوچھا بسم اللہ کے معنی کیا ہی اوس عالم نے بیان کیا بسم اللہ
مین با کا ابتدا یہ ہی معنی اوسکے شروع کرتا ہون مین نام سے اللہ کے وعقل کا معذور
پوچھا الحمد للہ کے معنی کیا ہی عالم نے بیان کیا الف لام استغراق کا ہی جو لفظ
حمد کے اول آیا ہی یعنی جمیع حمد ثابت ہین واسطے اللہ کے مراد جمیع سے یہ ہے
اگر اللہ نے اللہ کی تعریف کی اللہ کی ہی۔ اگر اللہ نے بندہ کی توصیف کی اللہ
کی ہی کہ خالق بندہ کا اللہ ہی۔ اگر بندہ نے اللہ کی حمد کرے اللہ کی ہی۔ اگر بندہ نے
بندہ کی ثنا بیان کرے اللہ کی ہی۔ محققون سے ہم ایک لطیفہ بیان کرتے ہین
جب چارون صورت سے حمد اللہ کو ہی بس اللہ ہی اللہ ہے ماسوی کو کہان راہ
ہی۔ یہ سب سنکر وہ عقل کا معذور بصر کا مہجور کہا یہ سب صحیح ہے مگر قرآن مین کہان
ہی اگر ہی تو بسم اللہ ہی یا فقط الحمد للہ ہے یہ تم من کے مانڈی گھڑ رہے ہو یا

یعنی فی البطن شاعر حضرات ناظرین کو واضح ہو کہ رسالہ جان سخن مین شرح اس
مضمون کی بسایط تحریر ہو جو کسی کو خبر نہین کدہر سے آئے تھے کدہر چلی ہم پہر بیان
کرنے ہین آخر یہ امر تو ظاہر ہے کہ کہین سے آیا ہو بشر البتہ اس سے واقف ہونا دانائی ہی
اور یہ بھی تو ظاہر ہو کہ ہستی ہر بشر کی قطرہ ہے بحر ہستی حق کا لازم ہے قطرہ کو مواصلت
بحر ہی کہ اس مزے سے آگاہ فرمایا کہ ہر کسی کو جو دیکھتے ہین کوئی کچھہ فکر مین کوئی کچھہ شغل
مین مگر اصل سے اپنی بیخبر ہر آئینہ یہ کلمہ ہدایت ہے ضلالت کو دور کرنے کا مگر جو
مظہر مضل ہی اوسکو ناگوار معلوم ہوتا ہی واضح ہو کہ اتفاق ہے مفسرین و محدثین
و عرفا کملا کا کہ آفرینش سے انسان کی غرض معرفت حق ہی اور معرفت حق موقوف
ہی اپنی معرفت پر اس لئی مصنف سفر در وطن نے فرمایا کسلیئے آئے تھے کیا
کر چلے واضح و لایح ہو کہ حیوان واسطے خواب و خور کے پیدا ہین اور ملایک واسطے
تسبیح و تہلیل کے ہویدا ہین۔ انسان واسطے معرفت حق کے اور لذت پانے
دیدار حق کے موضوع ہوا ہو چنانچہ چند علما و فقرا نے سوال کیا کہ ملایک مقدس
نوری ہین جنکی غذا حق سبحانہ تعالی ہو یعنی تسبیح و تہلیل ہو اگر دبان مین لکنت ہو
یعنی نام لینے مین توقف ہو ہلاک ہو جاتے ہین آدم خاکی کو سجدہ کرنا تعجب کا
محل ہی مصنف سفر در وطن نے فرمایا ملایک اسم خوان ہین آدم خلق کے

بین ہین یعنی ملک جسکو پکارتے ہین اوسکو دیکھہ رہا ہے اسیلئے آدم کے روبرو سرکو زمین پر رکھدیئے اور پہر فرمایا عبادت کرین عابد ہونگے ذکر کرین ذاکر ہونگے شغل کرین شاغل ہونگے مگر منتہا سلوک دیدار حق ہے دیدار بغیر علم معرفت کے حاصل نہین ہوتا سپہر چشمہ ولایت سرگروہ فقرا نے فرمایا من عرف نفسہ فقد عرف ربہ پس جب دارحق شناسی کا خود شناسی پر ہے اسلیئے سفر در وطن مین اشارہ ہے کسی کو خبر نہین ہے کدہر سے آئے ہین کدہر چلے یعنی پہچانے اپنے کو کہ میری ہستی کی اصل کیا ہے اور کسلیئے آئے ہین کیا کر چلے یعنی پیدا ہوا جلوہ حسن ازل کے مشاہدہ کو کلام مجید مین آیا ہے من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الاخرۃ اعمی قول عارف ؎

امروز چون جمال تو برمن نظاہر ست ❊ درحیرتم کہ وعدۂ فردا برائے کیست

جب پہچانا خودی کا کہ اصل اسکی موہوم وفانی ہے اصل اصل اسکی باقی ہے فرمایا معلوم نہ ہوا آپ سی گذر کر آپ کو پانا کیا ہے معلوم نہ ہوا جان سے انجان ہوکر جانجان ہو جانا کیا ہے۔ بس خفتہ کو بیدار کیا غافل کو ہوشیار کیا۔ محمود بحری قدس اللہ سرہ فرماتے ہین ؎

گر عشق بجہی ہے کوٹ کر ڈوا کیا شغل کے تجہ پڑی ہے پروا

گر عشق نہین تو شغل ناچار
تو چونکہ گگن وہ گوشیا گر ٭
اذکار سے جہان تلک و اشغال
ہر قوم کو یک جدی عبادت

جان عشق تہان نہ شغل کو بار
پوشاک سیاہ ہیتون وہ کپڑ
یک باندہ پتہر تلاؤ مین ڈال ٭
درویش کو بخود سے عبادت

معترض صاحب طول عمرہ کوئی کتاب مطالعہ نہین کئے جو پند و نصایح کوئی کئے
ہین حاضرین پر کئے ہین یا گذشتگان پر ہزارون غافل خوابیدہ بخت بیدار
ہوئے محرم اسرار ہوسے اور جو عرفا کملا فضلا ہین ملاقی ہوسے اتحاد بڑہا یا مگر
کسی الا معترض صاحب طول عمرہ کی ہٹ جاتی نہین انکی سمجہہ مین آتے نہین صلاحیت
سے سمجہا دین تو اپنا جو ہر اچہلی جبلت کا برخوردار اذکو مرید رشید ازبہ تبلاتی ہین
کہ للورہ کی حکایت سناتی ہین جواب للورہ ایک پرندہ ہے پشت پر اور پرواز اسکی
بہت کم ارتفاع مین کم طول و عرض مین خفیف الجثہ ہوتا ہے اوسکی مثال نخرمیہ اسرار
ہر یہ ملاحدین کی مناسبت رکہتی ہی چونکہ سوا پیرار رسالکی صاحب کے مطلق
کسی کو خبر نہین ہمسایہ تک ونکا اونکی تصنیف سی واقف نہین کوئی دیکہتا تک
نہین کہ یہ کیا خرافات ہے الا یہ دونون رسالہ سفر در وطن اور جان سخن
کو انصاف سی دریافت کرین کہ شہرہ انکا حیدرآباد کے سوا اکناف سے

شہور مدراس بنگلور ویلور میسور سرآندیپ مچھلی بندر
اور رنگ پاٹن بمبی دہلی آگرہ لاہور پنجاب کشمیر تبت کاشغر تک
ہو گیا ہی اہل حجاز کے علما و فقرا کے طائر دل کو شہباز مضمون نے اونکے صید
کیا مصنفی شرط ہو نسبت شاہین باز بحری کے یہ دونون رسالہ سی ہو سکتی ہی
حکایت ایک موضع مین کوئی چوپان رہا کرتا تہا اکثر بکریان اوسکے درندہ
پہاڑ کہاتے تہے چوپان نے چند شیر کے بچہ پکڑ لاکر بکریون کا دودہ پلا کر بکریونمین
پالا۔ بکریان اونسے مانوس وہ بکریون سے ہمدم ہمکنار رہا کرین حتیٰ کہ وہ جوان
شیر ہو گئے چوپان جب چراگاہ کو جاتا بکریون کے ہمراہ شیر بچون کو بہی رکہتا۔
کوئی درندہ خوف سے اونکے نہ آنے پاتا بکریان محفوظ امانت رہی اتفاقاً ایک
شیر غران صحراسی بکریون کی بو پر شکار کرنے آیا۔ اونمین چند شیرون کو باہم
دیکہا کہ بکریسی مانوس ہین متحیر ہوا کہ آتش و آب ایکجا کیونکر باہم ہین۔ آخر وہ
شیرون کو بکریونمین سی علحدہ بولا یا۔ پوچہا تم کدہر سے آئے کدہر چلے کسلئے آئے
کیا کر چلے وہ شیر بچون نے کہا ہم قدیم سے بکریونمین پیدا ہوئے بکریونمین رہتے ہین
تب وہ شیر غران نے اونکو تعلیم کیا وطن اصلی سے آگاہ کیا کہ تمہارے رہنے کی
یہ جا نہین ہو تم دام کید چوپان مین مبتلا ہو کر پہنسی ہو تم نے افسوس نہ سمجہا کہ

کدہر ہی آنے کدہر چلے کسلیئے آئے کیا کر چلے تمہارے منصب عز وجاہ سے تم آگاہ نہین ہو تمہاری عظمت وصولت سے تم واقف آہ نہین ہو - تم نے کیا کام کیا ذلت وخواری کو گوارا کیا آپ اپنے کو نہ پہچانا تمہاری دہشت سے جملہ ذی روح کا زہرہ پانی ہوتا ہی تم جہان رہتے ہو چرند وخرند کجا کوئی درندہ آ نہین سکتا اتفاقاً ایک بکری کو شکار کیا اونکو سکہلایا بکریان فرار ہوئی پہر تو وہ شیر غران نے ادن شیر بچون کو ہمراہ اپنے صحرا کو لیگیا کوہسار کی راہ لیا ؎

کند ہم جنس باہم جنس پرواز

مگر موضع کے کتون نے موافق عادت اپنی تہوڑی راہ دور دور سے تعاقب کیا - غوغو کرتے رہے آخر ہڈیان جو نظر آئی کہانے مین مشغول ہوگئے وہ شیر بچہ نے پلٹ کر نہ دیکہا کہ عادت اونکی نہین - فہم من فہم العاقل تکفیہ الاشارہ -

لہو ظہار اطفال نابالغ عبارت ہدیہ ملاحین

فرقہ فقیرون کا ایسا ہی کہ شیطان کو بہی عذر نہین کہتے منطق الطیر مین ہو جب اللہ تعالی نے اپنا بہید قالب مین آدم کی رکہنا چاہا فرشتون کو فرمایا آدم

سجدہ کرو سر مسجود ہوئے شیطان دل مین یون لایا جانتا ہون مین کہ آدم
خاک ہنین ہی سر پاک ہی بس سجدہ نہ کیا - سر کو دیا سر کو لیا - عاشق ہے
یا نہین - اور شبلی مرتے وقت جانو اگلی مین ڈال لیے تہی اور بے جبر خاک پہ
لوٹ رہی تہی کسی نے شیخ سی پوچہا اس حال مین یہ کیا ہی شیخ نے جواب دیا کیا کرون
آگ غیرت کی بہڑکتی ہی کہ جبکہ ابلیس کو حق نے لعنتی کہا اوسمین حرف یا کا نسبتی
ہی عین القضات ہمدانی فرماتے ہین موسی علیہ السلام کو ابلیس نے کہا مین است
بول جبتک مجہسا نہو نکتہ سمجہنے کی بات ہی تمام فرشتون کا اوستاد شیطان ہی
اوس سی درس تمام فرشتون نے لیا ہی جبکہ لڑکا ماں کا پیٹ سے پیدا ہوتا ہی
سات اوسکے ایک فرشتہ ایک جن پیدا ہوتا ہی اور تربیت حد بلوغت تک
اونکی رہتی ہے - آگے ہدایت حق یہ ہی مومن کرے یا کافر الی آخرہ -

قول علما و مشائخ

علمائی کرام و مشائخان عظام نے فرمایا این گل دیگر شگفت یہ حالات یہ کلمہ کیا
سند ہو سکتی ہین سالکون کیواسطے جواب ہین کا یہ کہ شیطان کی وہ اشخاص
[illegible] کہین گے شیطان کے قول و فعل کرینگے شیطان کے فعل [illegible]

جہوٹ کہنا بہتان کرنا حسد رکہنا اور جسکو اللہ نے منع کیا ہو اور حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وسلم جس فعل سے بیزار تہے وہ افعال ہین ملوث رہے وہ شیطان کا
تابع ہی حشر اوسکا شیطان کے ہمراہ ہوگا شراب پینا نماز عمداً ترک کرنا سمیات
مسکرات کہانا داڑہی موچہہ منڈانا زنار باندہنا جوا کہیلنا یہ سب فعل شیطان
علیہ اللعنۃ کے ہین جو فاعل یہ افعال مذموم کا ہو وہ شیطان کو کیا منہ لیکر برا
کہیگا شیطان اوسے برا نہ کہیگا حضرات ناظرین ایک لطیفہ یاد آیا جو اشخاص شیطان کے
معتقد ہین اور اوسکی عظمت و عاشقی کے مقر ہین ہم اونکو شیطان پکارتے ہین وہ
برا نہ ماننا اگر برا مانینگی جملہ قول بے اعتبار اور لغو ہین اور ہمارا امتحان کرین
ہم جنکے معتقد و مقر ہین ہمکو اونکے نام سے پکارو ہم خوش ہوتے ہین بلکہ کمال
تفاخر سے کہتے ہین اول مین عبد یا خادم کا لفظ رکہکر پکارو مثلاً رحمان و رحیم
اور رسول علی و حسین علیہ الصلوۃ والسلام وغیرہم کے اول مین عبد الرحمان
غلام رسول غلام علی خادم حسن و حسین وغیرہم کہا کرو ہم انکے معتقد ہین سوا
اسکے یہ جو بزرگون کے قول لائے آپ نے کہا وہ بزرگون نے فرمایا ہے
کہ مریدان بس ماندگان شیطان کے معتقد رہو جو معترض صاحب طول عمرہ فرماتے
ہین عاشق ہی پایا ہین شیطان ماشاء اللہ و اہ جزاک اللہ کیا خوب فقیری ہے

آپ کے بندہ کہکی امت مین کسکے طریقہ مین کسکے فیض یاب کس سے ثنا خوان معتقد
شیطان کے مہربان بزرگون نے جو کہا ہی یہ لطیفہ ہین اونکے اونکا منشا کیا معلوم
اوسوقت کیا تصور تہا اور اصطلاح کیا ہی جو دو چار بزرگون نے فرمایا اوسکو
ڈہونڈکر سند بتلاتے ہو ہم قرآن شریف کی سند لاتے ہین اسکو کیا کہتے ہو قولہ تعالے
ابی واستکبر وکان من الکافرین اور قول ہی اوس ملعون کا خلقتنی من نار وخلقتہ مین
اس آیت مین عاشقی کا ذکر تو نہین ہی تکبر سے نہین کیا اللہ فرماتا ہی اب
آپکے طین کو سچا جانتا یا اللہ کے قول کو ۔ نکتہ فریدالدین عطار کا قول
ہے ؎

جو نہ تہا ابلیس کا سر خاک پر ✤ ستر مولی کو نہ دیکھا آنکھ بہر
وہ نہ دیکہا فرماتے ہین پہر اوسکی تعریف کیا خیر ایک بزرگ نے یون فرمایا مولوی
معنوی کے قول کو سوچو فرماتے ہین ؎

تا ہمی شش صد ہزاران سالہ را ✤ پوزبندی ساخت آن گوسالہ را
تا نتاند شیر علم دین کشید ✤ تا نگردد گرد آن قصر مشید

اور شبلی نے فرمایا الفاظ امنتی مین یای نسبتی ہے معلوم نہین عبرت سے بیساختہ
ہوئے یا اور کوئی طرحکا واقعہ خاطر مین واقع ہوا دیول مین خواجہ عثمان ہارونی

کا تشریف رکہنا وہ لوگ ایک عمر عبادت و ریاضت مین خضوع و خشوع مین
گذاری اونکی راز و نیاز حق کے ساتھہ اور ناز و گستاخی خدا سے کریم نے بلحاظ
عبادات سابقہ منظور فرمایا اوسکو مراحم و اشفاق سے مبدل کیا ایسی باتونکو
اور کہہ کہ سند لاؤ تمکو کسنے کہا دوسرا اگر کوئی کیا تو زندیق ہوتا ہے حضرات ناظرین
مصنفین سے فرماوین ہم اولاد آدم علیہ السلام کے ہین آدم علیہ السلام کو شیطان
نے دہوکا دیا جنت سے نکالا ہم اوس مردود کے صفت کیونکر بیان کرین بسم اللہ سے
اول حکم آیا ہے پڑہا کرو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم اور حکم ہمکو دیکا
آیا ہے شیطان کے نام پر لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم العاقل تکفیہ الاشارۃ آپ خفا ہو
ہم پر مطیع ہین ہم حکم خدا کے اور حبیب کبریا کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تذکرہ اولیا کرام
کی مطالعہ کرین جو شیطان نے دہوکا دیا ہے کیسی اولیا کو خصوصاً بعض عارفونکو اس مانند کی دہوکا
دیا ہے کہ عبادت کیا ضرور ہے بعض کو دہوکا دیا ہے کہ شیطان ہے کہا بعض کو دہوکا دیا
سب سے زیادہ کہ وہ معتقد ہو گئی شیطان کے اب روحانی تجلیات و لطایف سے اسرار نبوت علم لدنی
سے اونکو کیا علاقہ رہا حضرات ناظرین غور فرماوین کہ اولیا سے
کرام کے بہت شطحیات ہین بعض اوسکو اچہلون سنے
اپنے۔

بد اعتقادی اور خلاف شرعی افعال مذمومہ کے لئے سند ٹھیرایا ہی قولہ من بگو

تا کہ ہجو من مثنوی کی معنی سمجھنے کو حوصلہ وسیع چاہئے چونکہ مصنف سفر در وطن سے

اسکا مطلب پوچھا تو فرمایا جیسے کہ ابلیس شقی شقاوت مین مستقل رہا لازم ہی سعیدون

کو سعادت و اطاعت مین حق کی ثابت قدم رہین یہان ایک طاعت کیلیے حکایت

خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ راہ سے جاتے تھے ہمراہ سات سو ولی تھے

اثنائے راہ مین کسی مجرم کو سولی چڑہاتے تھے خواجہ نے پوچھا کیون مارتے ہین

لوگون نے بیان کیا یہ ایسا بدکار ہی سو بار قید کئے سو بار رہا کئے مگر باز نہین آیا

اپنی فعل سے حاکم کا حکم ہوا آج دار پر کھینچو سید الطائفہ اوسکے پاؤن پر سر رکھے

اور آنکھین ملی مریدون نے پوچھا یا شیخ سرا قدس آپکا جو معدن اسرار آلہی

ہے اور دیدۂ حق بین آپ کا جو آئینہ تجلیات نامتناہی اوس نجس کے

پانون پر کیون سے فرمایا اوسکی ثابت قدمی پر ملا کہ جیسے کہ وہ

نافرمانی مین حاکم مجازی کے ثابت قدم رہا مجھے بھی حاکم حقیقی سیرا طاعت مین

اپنی مستقل و ثابت قدم رکھے اب ختم کرتے ہین اس بحث کو مصنف سفر در وطن

کے نکتہ پر نکتہ

بعض اشخاص ابلیس کو عاشق جانتے ہین اول تو خلاف قرآن و حدیث ہے

جو ذکر قرآن وحدیث مین ہوا وسکا اعتبار کیا دلو فرشتہ احمق سی یارا ئ سے
کہتے ہین معنی لعنت کے رانده شدن ہی عاشق ہرگز ہرگز نکالا جانا قبول نہین
کریگا ہان ہر دم مین ہزار بار مرنا ہزار بار جلنا اور خاکستر ہو نا پسند کریگا اور
کسی عقوبت کہنچیگا مگر دوری معشوق کی ہرگز نہ قبوے گا پس عوے عاشقی کا
جہوٹا ہی کمال بیجانی سے نافرمانی کے سبب مردود ہوا باقی رہا موحد کہتے ہین
موحد کو دوسرا کب نظر آتا ہی اگر موحد تہا تو آدم کو غیر کیون کر جانا یہ نجانا کہ معشوق
خلوتخانہ تنزیہہ سے برآمدگاہ تشبیہ مین رونق افروز ہوا ہی واہی توحید تھی
معرفت حاصل نہ تہی عمر قیام فرماتے ہین ؎

بے بادہ مباش تا توانی یک دم کز بادہ شود عقل و دل و دین محکم
ابلیس اگر بادہ بخوردے یکدم کردی دو ہزار سجدہ پیش آدم

مراد بادہ سی علم معرفت الہی ہے —

اظہار اطفال نابالغ

گدڑگی والون کو لنگوٹی والون کی فقیری سے کیا خبر ہے —
فقیری سستی کو خیال وغیرت حضرت ناظرین پر واضح ولایح ہو اس تقریر

و تحریر کو ساختہ اور پرداختہ نہ قیاس کرین جب چاہین امتحان کرین علما و
مشایخ کے قول سے مطابقت ہے یا نہین دیکھہ لین۔ غرض اس تحریر و تقریر سے
یہی ہے کہ برادران دینی جمیع اہل اسلام دنیادار و درویش کو لازم ہے کہ جہل و
نفسانیت کو اور حسد و غفلت کو دل سے دور کرین کتاب اللہ اور احادیث
پر عمل کرین۔ تا حشر و رہین حشر مین ختمت بالخیر۔

حضرات ناظرین پر واضح ہو کہ ہدیہ ملاحدین کا قصہ تمام ہوا جو کہا تہا سو ہمنے
کہدیا مگر ایک جملہ اور باقی ہے اسکو بھی مطالعہ فرماوین کہ اس زمانہ آخر مین درویشونکی
طبیعت کو حسد و نفسانیت کیسی ہے لغو کہنے کے بے غیرت بہی نہین آتی اونکو
عند الدریافت خطاب کاذب ہوگا خلق مین نام رسوا ہوگا اور کاذبون کے
شان مین خدا نے خود فرمایا ہے ہمارے کہنے کی حاجت نہین یعنی کوئی شخص
گمنام ایک استفتا طیار کرکے مشایخون مین پہرا مگر مہر کسی نے نکی یہی دلیل
بطلان کذب ہے۔ ہرچند نام اپنا اوس مفتی نے نہین لکہا الا زمانہ مین وہ
شخص لاف زنی افترا سازی مین مشہور و معروف ہے اوصاف جہلی سے موصوف
ہے۔ تین اعتراض ہین اوس استفتا مین اول تحریر ہے کہ رسالہ جان سخن
مین تحریر میر افتخار علی صاحب کا اعداد یہ تحریر ہے چہار سیر چہ وہ

خانوادہ سی علحدہ ہی جواب اوسکا یہ ہے کہ اوسے جان سخن مین متصل شجرہ اجداد اوسکے
کے شجرہ قادریۃ العالیہ شجرہ چشتیہ بہشتیہ کے علاینہ لکہے ہوئے ہین سوا اسکے
حیدرآباد مین کوچہ بکوچہ اہل اسلام پاس ور نواح دکن کے مشہور اور اورنگ آباد
ہندوستان کے اور پنجاب کی نواح مین مکہ معظمہ مدینہ منورہ زاد اللہ شرفا بینہ
ہر دو شجرہ خلفائیہ نزدیک مومنون کے ہین اور سوا دی سو زیادہ سالکون نے
خرقہ خلافت شاہ صاحب موصوف سی قادریہ چشتیہ مین پہنا ہی اکثر حضرات بازرو یہ شجرہ
خلفایہ کی شجرہ اجدادیہ لکہتے ہین کہ تا فاتحہ ضمن مین اوسکے اجداد کی بہی ہوا کرین ہمارے
ہین یک پر کا نام امام حسین علیہ السلام موجود ہی شجرہ جدیہ مین بندہ نواز کا شجرہ
شجرہ جدیہ ادر اور اولیائے کرام کا شجرہ جدیہ حضرت غوث الاعظم کا شجرہ جدیہ مین
چودہ خانودہ کہان ہین مگر اجازت وخرقہ خلافت کا رواج سادات کرام مین
چلا آتا ہو شاہ صاحب معزکو خرقہ خلافت ابتدا مین الد امجد نے اونکے پہنایا بعد ان
وسلسل بزرگوارون سے قادریۃ العالیہ چشتیہ بہشتیہ مین بیعت کی
خرقہ خلافت پہنا آخر شدہ شدہ حضرت اکبر علی شاہ صاحب
سے طریقہ چشتیہ بہشتیہ گروہ نظامیہ سراعیہ مین بیعت کیے
اور طریقہ قادریۃ العالیہ گروہ رزاقیہ مین بیعت کی ہر دو شجرہ خلفائیہ جابجا

موجود حاضر ہین۔ سے

آفتاب آمد دلیل آفتاب ٭ گر دلیلت باید از وے رو متاب

مستفتی مفتری کو لحاظ غیرت دامنگیر نہ ہوئی کہ دروغ گویم بر روے تو عمداً جان سخن

مین ہر دو شجرہ دیکہکر ادسمین سے نسبی شجرہ لکھکر معروف کیا کہ حیدرا فغانوادون

کا نام اسمین نہین ہی آخر کا ذب کون ٹہیرا خالق مخلوق پاس کیا اچہا خطاب

کیا عمدہ خلعت مستفتی صاحب مستفتی صاحبان نے اعمال شنیعہ کے عوض حاصل کیئے

ایاذاً باللہ

دوم افترا سفر ووطن کے عبارت پر جو کسی کو خبر نہین کدہر سے آئے تھے

کدہر چلے تا آخر کمال اچہلی سے لکھتے ہین بزرگان سلف پر اعتراض سے ہے اور

طعن ہی کہ آمد و شد سے خبر نہین تہی۔ مگر فضل خدا سے جو علما فضلاء و فاکیلا

ہین سب سمجہ گئے فرمایا حق ہی کہ کسیکو خبر نہین کدہر سے آئے تھے کدہر چلے اگر خبر ہو تی

ھکو مکاشفہ سے کہ ہم امواج و قطرات دریاے ہستی حق کے ہین نہ ناسوتی

کے ہین مشغول نہ ہوتے ما و شما کے جہگڑے ہین نہ رہتے اور حق ہے

کہ خبر نہین کسلئے آئے کیا کہ چلے یعنی پیدا ہوئے تھے معرفت حق کے لیئے

نہ اپنا تو لو فقیر وجہہ اللہ کے راز سے بے خبر رہکر نابینا اور ہا یوں چلے اور حق ہی

کہ معلوم نہوا آپ سی گذر کر آپکو پانا کیا ہی۔ معلوم نہوا جان سے انجان ہو کر
جانجان ہو جانا کیا ہی۔ اتفاق ہے جمہور واصلان حق کا اور ثابت ہے
حدیث سی کہ جبتک فنا حاصل نہو بقا حاصل نہین ہوتی وصال حق موقوف ہی
سلب خودی پر اور عالم بندہی زندان خودی مین سه
تو مباش اصلا کمال این جست وبس ؛ تو درو گم شو وصال این جست بس
پس یہ امر سنگین ہی ہر کس و ناکس کیلئے نصیب نہین سه

طعمۂ ہر مرغکی انجیر نیست

ده افراد مستثنیٰ ہین حضرات ناظرین غور فرما دین اس کلمہ کو عین ہدایت ہی
ترقی حال کیلیے یا طعن ہے حضرات سلف پر قدما نے اس سی زیادہ فرمایا ہی
اس مختصر مین گنجایش نہین۔

سیوم اعتراض مکتوب پر سلطان المشایخ حضرت نظام الدین اولیا قدس اللہ
سرہٗ کے مکتوب سلطان المشایخ حضرت نظام الدین صاحب محبوب الٰہی
قدس سرہٗ یہ انکہ ای عزیز اگر دل سالک از غیر حق پاک نگردد در زمرۂ سالکان
واصل نشود چنانچہ نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ و ظہور کشف کرامات شرک و نفاق
جست و نماز گذاردن کار بیوہ زنان جست و بیچ عمل کار قاصدان جست

وزکوٰۃ دادن کار تاجران ہست و بہ ہوا پریدن کار مگسان ہست و بر آب رفتن
کار ملاحان ہست و علم خواندن کار بادفروشان ہست و مرید بسیار کردن کار
جوگیان ہست و بنای مسجد و خانقاہ و باغ و چاہ کار باغبان ہست و جبہ و دستار نیز
در از این ہمہ اسباب شیطان ہست و زہد و تقوے و چہلہ و گوشہ کار حجام ماندگان ہست
و نفی اثبات کردن کار آہنگران ہست و از عورت باز ماندن کار عنینان و خواجہ سرایان
ہست و ظہور کشف و کرامات کار بازیگران ہست و حکایت گم کردن و علم شعبدہ
بودن و فتوح گرفتن و خلق را پا بوس کنانیدن کار ساحران ہست و مشائخ شدن
و پیر و مرشد گویانیدن و سجدہ گرفتن خدا نمائیدن کار خود نمایان ہست و از خود
رفتن و بخود بودن و تسلیم شدن کار مردان است حضرات ناظرین پر واضح ہو کہ مستغنی
کو علم سلوک و حقایق مین مطلق بہرہ نہین ہو برابر بھی تصوف مین دخل ہوتا انکو بھی اعتراض
نکرتے اعتراض یہ ہے کہ نفی عبادات قیاسمین پائی کرا و نہون نے آیات و حدیث ثبوت مین
نماز و روزہ و حج و غیرہم کے لایا ہے چنانچہ طوالت کی لحاظ سی یہان تحریر نہ ہوے فارسی
عبارت مین علیحدہ تشریح میر افتخار علی صاحب نے لکہا ہے یہان لب لباب جواب یہ ہے
ہر قول کے مبتدا و خبر کو دیکہنا مبتدا اس قول کا یہ ہے ـــ ع بدانکہ ای عزیز اگر
دل [illegible] حق پاک نگردد و در زمرۂ سالکان داخل نشود ـ بعد جملہ معترضہ کے

خبر اس قول کی ہی از خود رفتن بخود بودن و تسلیم شدن کار مردان است علما اور
فضلا و عرفا اس قوم کی معتقد ہین کہ حق ہی کہ اگر دل سالک غیر حق سے پاک نہو وی جملہ عبادات
و ریاضیات بیکار ہی اور وہ دسرنسی بھی ہو سکتی ہی جیسے فرمای ہین مکتوبات مین اور رسل اصول عبادات
و سلوک لکھ غیر حق سے خالی کرنا ہی مولوی معنوی سے بشنو این اخبار از صدر صدور
لا صلوٰۃ تم الا بالحضور یہ العاقل یکفیہ الاشارہ جب نماز کامل نہ ہوئی بغیر حضور قلب کے
کہ سب عبادات ہی کل معاملات بے حضور قلب کو برباد ہین جب دل غیر حق سے خالی نہو
اوسکی قول و فعل ناقبول ہی مکرو تزویر دنیاہی سادر سدار و خاتمہ سلوک عبادات
اس اشارہ پر ہی از خود رفتن و بخود بودن و تسلیم شدن کار مردان است ۔
غرض اس تقریر و تحریر سے نیاز مند ایزدی میر وزیر علی کی یہی ہے کہ شریعت بغیر علم
معرفت کے مانند حنظل ہی اور معرفت بغیر شریعت کے مانند بادام ہی اور مرد و
عمل باہم ہون تو مانند مرود و پستہ و انگور کے ہیر لونگلی نور ہے ۔ لازم ہی جمیع اہل اسلام
خصوصا فقرا کو کہ اتفاق قیام مین رکھین اور چراغ شریعت قصر باطن و ظاہر مین
روشن کرین تا عالم کو نور معرفت الٰہی سے بہرہ حاصل ہو ۔ ماہ رجب تاریخ ششم
سال یکہزار سہ صد چہار ہجری مین یہ رسالہ ہدیہ موحدین مرتب ہوا

تمت بالخیر

قطعہ تاریخ طبع رسالہ از افکار گہربار مورخ بے ہمتا محمد عبد الکریم المتخلص بو الاسلمہ اللہ تعالی

ہے برقرار جنگ کی جان سخن مین فتح
اہل شکست کی ہے ہمین کب خطا پسند

دندان شکن تہا جنگ تخمیستن کا جواب
صفدر ادہر وزیر علی ہین صفا پسند

جان سخن تمام سفر در وطن مین ہے
ہین اصطلاح اوسکی سبھی با نوا پسند

وہ کونسا فہیم ہے رد اسکو کر سکے
نادان کو کب کرے ہے مگر طبع رسا پسند

اس راہ کی خضر کو بھی دشوار ہے شناخت
یہ اور ہے طریق وطن ہے خدا پسند

منزل کو اوسکے پہنچے ہین ہر کوئی کہان
کب گمرہون کو راہ ہوا کی بھلا پسند

واللہ جسکو ہووے سفر در وطن نصیب
سالک ہے وہ اُسکو کرین اولیا پسند

ہین سید افتخار علی شاہ فرد وقت
اقطاب و غوث اور ہے وہ اتقیا پسند

الکد جو ہون خلاف تو کب سب ہین برخلاف
اعدا کا قول کرتے ہین آشنا پسند

والا دلمین عشق د تو لائے فقر ہے
ہوتی ہے حق پرست کو مدح و ثنا پسند

اعدا کا سر کٹا تو یہ نکلا ہے سال طبع
ہے یہ موحدین کا ہے یہ رضا پسند